کرسی پر نماز کا جواز وعدمِ جواز
ایک مطالعہ وتجزیہ

تالیف:

مفتی محمد جعفر ملی رحمانی

حسبِ ایماء وارشاد:

حضرت مولانا حذیفہ وستانوی
ناظمِ تعلیمات ومعتمدِ جامعہ

ناشر:
جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

- شرعِ اسلامی میں معذور کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟
- قیام وقعود کسے کہتے ہیں؟
- کرسی پر بیٹھنے والا قاعد ہے یا نہیں؟
- کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟
- کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں سجدہ کی صورت کیا ہوگی؟

؟؟؟؟؟

فہرست عناوین

◉	فہرست	◉
◉	کلماتِ وقیع	۴
◉	مریض ومعذور کی نماز کا طریقہ	۹
◉	قیام وقعود کسے کہتے ہیں؟	۱۳
◉	کیا کرسی پر بیٹھنے والا قاعد شمار ہوگا؟	۱۴
◉	کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟	۱۴
◉	کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں سجدہ کی صورت کیا ہوگی؟	۲۳
◉	تجزیۂ فتاویٰ بر جزئیہ اُولیٰ	۲۹
◉	تجزیۂ فتاویٰ بر جزئیہ ثانیہ	۳۴
◉	خلاصۂ بحث	۳۷
◉	تجزیہ وتجویز	۴۰
◉	رسالہ ''کرسی پر نماز کے جواز وعدم جواز'' سے متعلق دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کے مفتیانِ کرام دامت برکاتہم کی رائے۔	۴۱

کلماتِ وقیع

ناظم تعلیمات
مولانا محمد حذیفہ صاحب وستانوی حفظہ اللہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے اختیار سے عبادت اور مجاہدہ کے لیے پیدا کیا، اور مرنے کے بعد اس کے اعمال اور مجاہدہ کے مطابق جنت اور جہنم کو بطورِ جزا وسزا مقدر کرے گا، لہٰذا انسان کے لیے سب سے بڑی کامیابی یہی ہے کہ وہ مجاہدہ ومشقت برداشت کرکے اپنی آخرت کو سنوار لے، مگر افسوس! عیش پرستی کے اِس دور میں امتِ مسلمہ جس کو خیر امت اور امتِ وسط بنایا گیا، وہ زندگی کے اس عظیم مقصد کو فراموش کرکے اپنے لیے ہلاکت اور بربادی کو خود مول لے رہی ہے، اول تو اہم ترین عبادت-نماز ہی سے غفلت کا شکار ہوچکی، اوراب تو جو کچھ تھوڑی بہت تعداد مسجد میں آتی ہے، اس میں سے بھی کچھ بلا عذر کرسی پر نماز پڑھنے لگے ہیں، اور آہستہ آہستہ یہ رجحان بڑھتا ہی جارہا ہے، تعجب ہے! نماز جیسی اہم عبادت میں بھی آرام طلبی؟! حالاں کہ نماز مختصر عبادت ہے، مسلمان کو اولاً تو اس کا اہتمام کرنا چاہیے، اور ثانیاً اس کے فرائض، واجبات، آداب اور سنن وغیرہ کی رعایت کرتے ہوئے خشوع وخضوع سے ادا کرنا چاہیے۔

اب ان حالات میں ضرورت تھی کہ کرسی پر نماز سے متعلق کوئی محقق و مدلل حکم عوام و خواص کے سامنے تفصیل کے ساتھ آئے، کیوں کہ فقہاء معاصرین کی اس میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے فیصلہ کن بات میں تذبذب تھا، Whatsapp پر ''المجلس الشوریٰ للعلماء'' اور ''ملتقی الفقہاء'' دونوں جماعتوں میں اس پر بحث ہوئی، تو میں نے جامعہ کے دارالافتاء کے صدر مفتی اور استاذ محترم مفتی محمد جعفر صاحب سے درخواست کی کہ وہ اس پر قلم اٹھانے کی زحمت گوارا فرمائیں، ماشاء اللہ مفتی صاحب نے قلم اٹھایا اور تقریباً ایک ماہ تک اس موضوع پر لکھی گئیں تمام اردو عربی ابحاث اور فتاویٰ کی کتابوں اور انٹرنیٹ پر گہرائی سے مطالعہ اور اکثر فقہاء کی آراء کو جمع کرنے کے بعد اس پر تجزیہ کیا، جو ان شاء اللہ اس معرکۃ الآراء مسئلہ پر بحث کرنے والے کے لیے انتہائی کارآمد ثابت ہوگا، ویسے بھی الحمد للہ مفتی جعفر صاحب دامت برکاتہم کا مزاج تحقیقی ہے، جیسا کہ ''الاصول والقواعد للفقہ الاسلامی'' - ''ابتلائے عام اہم مسائل'' پانچ جلدیں، ''محقق و مدلل جدید مسائل'' کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔

پوری بحث کے پڑھنے سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ کرسی پر نماز کی اجازت شریعت کی طرف سے بدرجۂ مجبوری صرف اُس شخص کو ہونی چاہیے جو نہ قیام پر قدرت رکھتا ہو، اور نہ کسی بھی طرح زمین پر بیٹھ کر رکوع سجود کے ساتھ یا رکوع و سجود کے لیے اشارہ کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہو، ورنہ کرسی پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔

ہمارے فقہاء کرام نے ہر مسئلہ پر تحقیقی کام کیا، یہاں تک کہ فقہ تقدیری کے طور

پر امکانی صورتوں کو بھی قلمبند کر کے احکامات مرتب کیے، مگر کرسی پر نماز سے متعلق کسی نے صراحتاً نہیں لکھا، کیوں کہ ان متقدمین و متاخرین کے دور میں یہ متصور تک نہیں تھا کہ لوگ نماز جیسی اہم اور مختصر عبادت کی ادائیگی میں بھی بلا عذر آرام طلبی اختیار کریں گے، یہاں تک کہ عمدۃ المتاخرین ، امام المحققین ،علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے بھی کرسی پر نماز سے متعلق تعرض نہیں کیا، حالاں کہ کرسی کا تصور ہی نہیں بلکہ اس کا وجود حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور سے چلا آرہا ہے، بلکہ اس سے بھی پہلے، لہٰذا یہ مسئلہ غور طلب ہی نہیں ، ناپسندیدہ ہونا چاہیے، خود نبی کریم ﷺ نے بھی سخت مرض کی حالت میں زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کی ، جب کہ اس وقت بھی کرسی موجود تھی ، علماء کے لیے-خاص طور پر ائمہ مساجد کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کو کرسی پر نماز پڑھنے سے باز رکھنے کی کوشش کریں، اور مسجد میں صاف اعلان لگادیں کہ:

۱- جو لوگ سجدہ کر سکتے ہوں اور تھوڑی دیر بھی قیام پر قدرت رکھتے ہوں، تو وہ جتنی دیر قیام کر سکتے ہوں، اتنی دیر قیام ان پر فرض ہے، اس کے بعد جب برداشت سے باہر ہو جائے ،تو زمین پر بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کریں، اور اگر بیٹھ کر رکوع و سجود پر قادر نہیں ،تو اس پر قیام فرض نہیں ہے، اب وہ بیٹھ کر رکوع و سجود کے لیے اشارہ کے ساتھ نماز ادا کریں، لیکن اگر اس کے لیے یہ بھی ممکن نہ ہو، اور کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع و سجود اس کے لیے ممکن ہو، تو اس کے لیے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہوسکتی ہے۔......اور بہتر یہ ہے کہ مساجد سے کرسیاں ہٹا دی جائیں......تا کہ: ''نہ رہے بانس نہ بجے بانسری''

کیوں کہ کرسیاں موجود ہونے کی صورت میں امت کا وہ طبقہ جو مسائلِ دینیہ سے واقف نہیں (جس کی تعداد عصر حاضر میں بہت زیادہ ہے)، وہ کرسی پر نماز کے جواز کی مطلوبہ شرطیں نہ پائے جانے کے باوجود کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے، جس کی وجہ سے اُس کی نمازیں نہیں ہوتیں، جو یقیناً ایک مسلمان کے لیے بہت بڑا خسارہ ہے، اور مساجد میں کرسیاں رکھ کر ہم اس کا ذریعہ بن رہے ہیں، مزید برآں کرسی رکھنے کو کارِ ثواب سمجھا جارہا ہے، جو یقیناً دینی غفلت و لاعلمی کا نتیجہ ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طرح کیا جائے، تو بہت بڑی تعداد، جو واقعتاً قیام یا زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھنے پر قادر ہے، کرسی پر نماز پڑھنے سے...... باز آجائیگی۔

نہ حضور ﷺ نے، نہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے، نہ سلفِ صالحین میں سے کسی نے کرسی پر نماز پڑھی ہے، تو آج ہم کیوں اسے اتنا عام رواج دے رہے ہیں؟!

بندہ نے خود فقیہ الامت مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ کو آخری عمر میں دیکھا کہ باوجود شدید مرض اور تکلیف کے جماعت کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے، حالانکہ آپ اتنے کمزور اور مجبور تھے کہ مشکل سے بیس قدم چل کر مسجد میں آتے تھے، اس میں بھی بیچ میں ایک مرتبہ بیٹھ جاتے تھے، جب کہ کئی لوگ دونوں جانب سے آپ کو پکڑے ہوتے تھے، مگر پھر بھی کرسی پر نماز ادا نہیں

کرتے تھے،...... یہ تھا اسلامی تعلیمات پر کما حقہ عمل کرنے کا جذبہ، لہٰذا اس سے سبق حاصل کریں، اور بلا عذر شدید، وضرورتِ شدیدہ کرسیوں کے استعمال سے مکمل اجتناب برتیں، اور بے احتیاطی کرنے والوں کو بھی روکیں۔

اللہ ہمیں حق کو حق جان کر اس پر عمل کرنے کی، اور باطل کو باطل جان کر اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللهم أرنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه، وأرنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه۔ آمين

حذیفہ وستانوی

۱۸/۵/۱۴۳۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم، أما بعد!

کرسی پر نماز کے جواز و عدمِ جواز کے مسئلہ پر مفصل بحث کے لیے ضروری ہے کہ ہم درج ذیل تمام پہلوؤں پر غور کریں:

۱- شرعِ اسلامی میں معذور کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟

۲- قیام وقعود کسے کہتے ہیں؟

۳- کرسی پر بیٹھنے والا قاعد ہے یا نہیں؟

۴- کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

۵- کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں سجدہ کی صورت کیا ہوگی؟

(۱) مریض ومعذور کی نماز کا طریقہ:

(ا) جو شخص ایسا معذور ہو کہ اس کے لیے قیام ممکن ہی نہ ہو، یا ممکن تو ہو مگر گر جانے کا اندیشہ ہو، یا حالت اس قدر کمزور ہو جو شرعاً عذر میں داخل ہو سکتی ہو، مثلاً کوئی ایسا بیمار جسے ماہر مسلم ڈاکٹر نے یہ کہا ہو کہ کھڑے ہونے کی وجہ سے تمہاری بیماری میں اضافہ ہوگا، یا صحتیابی میں دیر ہوگی، یا کھڑے ہونے کی وجہ سے نا قابلِ برداشت درد و تکلیف ہوتی ہو،......ان صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔

صاحب درمختار فرماتے ہیں:

" من تعذّر عليه القيام لمرض حقيقي وحده أن يلحقه بالقيام ضرر ، وفي البحر أراد بالتعذر – التعذّر الحقيقي بحيث قام سقط ، أو حكمي بأن خاف أي غلب على ظنه بتحريه سابقة أو إخبار طبيب مسلم حاذق زيادته أو بطأ برئه بقيامه أو دوران رأسه أو وجد لقيامه ألمًا شديدًا صلى قاعدًا " . (الدر مع الشامية : ۲/۵٦۵)

(۲) اگر غیر معمولی درد وتکلیف نہ ہو بلکہ ہلکا اور قابلِ برداشت ہوتو شرعاً یہ عذر نہیں اور بیٹھ کر نماز پڑھنا درست نہیں۔

" وإن لم يكن كذلک (أي بما ذكر) ولكن يلحقه نوع مشقة لا يجوز ترک القيام " . (تاتارخانیہ: ۲/٦٦۷)

(۳) جو شخص قیام پر قادر نہیں لیکن زمین پر بیٹھ کر رکوع سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے، تو وہ زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز کا مکلّف وپابند ہے، اس کے علاوہ کسی اور صورت میں اس کی نماز درست نہیں۔

" وإن عجز عن القيام وقدر على القعود فإنه يصلي المكتوبة قاعدًا بركوع وسجود ولا يجزيه غير ذلک ، فإذا عجز عن القيام يصلي قاعدًا بركوع وسجود " . (تاتارخانیہ : ۱/٦٦۷)

(۴) اگر کوئی شخص بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز پر قادر نہیں تو وہ بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنے کا مکلّف وپابند ہے، اور یہ شخص اپنے سجدہ کے اشارہ کو رکوع سے زیادہ پست کرے، اور بیٹھنے میں یہ ضروری نہیں کہ تشہد کی حالت میں بیٹھے، بلکہ جس ہیئت پر بھی، خواہ اس حالت میں ہو جس حالت میں عورت بیٹھتی ہی، یا آلتی پالتی مار کر ہو– بیٹھ سکتا ہے۔

" من تعذّر عليه القيام لمرض أو خاف زيادته أو وجد لقيامه ألمًا شديدًا صلى قاعدًا كيف شاء " . (الدر المختار مع الشامية : ۲/ ۵٦٦ ، الفتاوى الهندية : ۱/ ۱۳٦)

" فإن عجز عن الركوع والسجود يصلي قاعدًا بالإيماء ، ويجعل السجود أخفض من الركوع " . (بدائع الصنائع : ۱/ ۲۸۴)

(۵) اگر کوئی شخص خود سیدھا بیٹھنے پر قادر نہیں مگر گھر پڑوسی یا کسی فرد یا اجنبی شخص یا تکیہ یا کسی اور چیز کا سہارا لگا کر بیٹھنے پر قادر ہے، تو اس پر فرض ہے کہ اس کے سہارے بیٹھ کر نماز پڑھے، اس کے لیے لیٹ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

(عمدۃ الفقہ: ۲/ ۴۰۳)

" وإذا لم يقدر على القعود مستويًا وقدر متكيًا أو مستندًا إلى حائط أو إنسان يجب أن يصلي متكيًا أو مستندًا . كذا في الذخيرة " .

(الدر المختار مع الشامية : ۲/ ۵٦٦ ، الفتاوى الهندية : ۱/ ۱۳٦)

(٦) اگر کوئی شخص کسی طرح بھی بیٹھنے پر قادر نہیں تو لیٹے لیٹے اشارہ سے نماز پڑھتا رہے۔

" فإن عجز عن القعود مستلقيًا ويؤمی إيماء لأن السقوط لمكان العذر بقدر العذر والأصل فيه قوله تعالى : ﴿فاذكروا الله قيامًا وقعودًا وعلى جنوبكم " . قيل المراد من الذكر المأمور به في الآية هو الصلاة أي صلوا ونزلت الآية رخصة صلاة المريض أنه يصلي قائمًا إن استطاع وإلا فقاعدًا وإلا مضطجعًا ، كذا روي عن ابن مسعود وابن عمر وجابر رضي الله عنهم .

(بدائع الصنائع : ۲/ ۱۸۴)

لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت یعنی کمر پر لیٹے اور اپنے دونوں پاؤں قبلہ کی طرف کو پھیلائے (ہمارے ملک میں چوں کہ قبلہ مغرب کی طرف

ہے اس لیے اس کا سر مشرق کی طرف اور پاؤں مغرب کی طرف ہوں گے) اور اشارہ سے رکوع وسجود کرے، لیکن اگر کچھ طاقت ہے تو دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر لے اور پاؤں قبلہ کی طرف نہ پھیلائے، کیوں کہ بلا ضرورت یہ فعل مکروہِ تنزیہی ہے، اور چاہیے کہ اس کے سر کے نیچے ایک تکیہ رکھ دیں تا کہ وہ بیٹھنے والے کے مشابہ ہو جائے اور منہ قبلہ کی طرف ہو جائے آسمان کی طرف نہ رہے، اور رکوع وسجود کے لیے اشارہ بھی اچھی طرح کر سکے، کیوں کہ بالکل چت لیٹنا تندرست کو بھی اشارہ سے روکتا ہے، تو پھر مریض کو تو اور بھی مشکل ہے، اگر چت نہ لیٹے بلکہ دائیں یا بائیں کروٹ پر لیٹے اور منہ قبلہ کی طرف کو کر کے اشارہ سے نماز پڑھے تو جائز ہے، لیکن چت لیٹنا اولیٰ وافضل ہے، اور دائیں کروٹ لیٹنے کو بائیں کروٹ پر فضیلت ہے اور جائز دونوں طرح ہے۔ (عمدۃ الفقہ: ۲/۴۰۵)

” وإن تعذر القعود ولو حكمًا أوما مستلقيًا على ظهره ورجلاه نحو القبلة غير أنه ينصب ركبتيه لكراهة مد الرجل إلى القبلة ويرفع رأسه يسيرًا ليصير وجهه إليها أو على جنبه الأيمن أو الأيسر ووجهه إليها والأول أفضل على المعتمد“ . الدر المختار . وفي الشامية : قوله : (ويرفع رأسه يسيرًا) أي يجعل وسادة تحت رأسه لأن حقيقة الاستلقاء تمنع الأصحاء عن الإيماء فكيف بالمرضى . بحر . قوله : (والأول أفضل) لأن المستلقي يقع إيماءه إلى القبلة والمضطجع يقع منحرفًا عنها . بحر . قوله : (على المعتمد) مقابله ما في القنية من أن الأظهر أنه لا يجوز الاضطجاع على الجنب للقادر على الاستلقاء قال في النهر وهو شاذ وقال في البحر : وهذا الأظهر خفي والأظهر الجواز اهـ . وكذا ما روي عن الإمام من أن الأفضل أن يصلي على شقه الأيمن وبه قالت الأئمة الثلاثة ورجحه

في الحلية لما ظهر له من قوة دليله مع اعترافه بأن الاستلقاء هو ما في مشاهير الكتب والمشهور من الروايات " . (الدر المختار مع الشامية :۲/۵۶۹)

(۲) قیام وقعود کسے کہتے ہیں؟

تمام فقہاء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ نماز میں مطلوب قیام کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی سیدھا کھڑا ہو- رکوع سے کم- اتنا جھکنا کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک نہ پہنچ پائیں، قیام کے لیے مضر نہیں ہے۔

" اتفق الفقهاء على أن القيام المطلوب شرعًا في الصلاة هو الانتصاب معتدلا ولا يضر الانحناء القليل الذي لا يجعله أقرب إلى أقل الركوع بحيث لو مدّ يديه لا ينال من ركبته " . (الموسوعة الفقهية :۳۴/۱۰۷)

"قعود" قعد کا مصدر ہے،قعدہ کا مفہوم یہ ہے کہ ایک انسان کھڑا تھا پھر وہ زمین پر بیٹھ گیا۔

" القعدة لغة : مقدار ما أخذه القاعد من المكان . واصطلاحًا : هي القعدة في الصلاة لأجل التشهد والقعود مصدر قعد إذا كان واقفًا فجلس والقعود فيه لبث بخلاف الجلوس ، ولهذا يقال قواعد البيت ولا يقال جوالسه ويقال جليس الملك ولا يقال قعيد الملك " .

(قواعد الفقه :ص/۴۳۲ ، التعريفات الفقهية :ص/۱۷۶)

علامہ کاسانی رحمہ اللہ نے قعدہ کی حقیقت یوں بیان فرمائی ہے:

"اوپر والے دھڑ کو سیدھا رکھنا اور نیچے والے دھڑ کو موڑ کر سُرین زمین پر رکھ کر اور ٹکا کر بیٹھنا قعدہ ہے"۔

" ولو تبدل الانتصاب في النصف الأسفل بما يضاده وهو انضمام الرجلين

وإلصاق الالية بالأرض يسمى قعودًا فكان القعود اسمًا لمعنيين مختلفين في مختلفين وهما الانتصاب في النصف الأعلى والانضمام والاستقرار على الأرض في النصف الأسفل ". (بدائع الصنائع: ۱/۱۴۳، فصل شرائط أركان الصلاة)

(۳) کیا کرسی پر بیٹھنے والا قاعد شمار ہوگا؟

کرسی پر بیٹھنے والے شخص پر قعدہ مذکورہ تعریف صادق نہیں آتی، اور نہ قرآن وحدیث اور آثارِ صحابہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کرسی پر بیٹھنے والا زمین پر بیٹھنے والے کی مانند ہے۔

(٤) کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

<u>خلاصہ فتویٰ دارالعلوم دیوبند:</u>

"جو شخص قیام پر قادر نہ ہو لیکن کسی بھی ہیئت پر زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے، تو اس کو زمین ہی پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے، کرسی پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے اشارہ سے نماز ادا کرنا جائز نہیں، نماز نہیں ہوگی"۔

اگر قیام پر قدرت ہے، لیکن گھٹنے کمر میں شدید تکلیف کی وجہ سے سجدہ کرنا طاقت سے باہر ہو، یا وہ شخص جو زمین پر بیٹھنے پر قادر ہے، مگر رکوع وسجدہ پر قدرت نہیں رکھتا، تو یہ حضرات زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کریں، کرسیوں کو استعمال کرنا کراہت سے خالی نہیں، البتہ اگر زمین پر کسی بھی ہیئت میں بیٹھنا دشوار ہو تب کرسی پر نماز ادا کی جاسکتی ہے"۔ (ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، جلد ۹۵، شمارہ:٦، رجب ۱۴۳۲ھ جون ۲۰۱۱ء)

فتاویٰ دارالعلوم زکریا (افریقہ):

فتاویٰ دارالعلوم زکریا میں ''کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم'' سے متعلق یہ جواب درج ہے:

''جب تک قیام پر قدرت ہو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، اور سجدہ پر قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، جو حضرات قیام وسجدہ پر قدرت نہیں رکھتے ہیں ان کو اول حکم بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ہے، کرسی پر نماز پڑھنا درست نہیں، اگر قیام پر قدرت ہو اور سجدہ پر قدرت نہ ہو تو قیام ساقط ہو جاتا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ کرسی پر نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے، بلکہ قیام اس وجہ سے ساقط ہوتا کہ- اصل مقصود نماز میں سجدہ ہے اور قیام ورکوع اس کے لیے وسیلہ ہے، اور اسی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا افضل ہے سجدہ کے سقوط کے وقت- کیوں کہ قعود مشابہ بالسجود ہے اور اقرب الی الارض ہے، حتی الامکان حصولِ مقصود کی طرف اشارہ ہے، اس وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا افضل ہے، اور کرسی پر نماز پڑھنے میں یہ افضلیت حاصل نہیں ہوتی''۔
(۲/۴۸۵، کتاب الصلاۃ مختصراً)

احسن الفتاویٰ میں مذکور ہے: (کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا)

''بعض لوگ کرسی پر بیٹھ کر سجدہ کے بجائے اشارہ سے نماز پڑھتے ہیں، اگر زمین پر بیٹھ کر سجدہ کی قدرت ہو تو کرسی پر اشارہ سے نماز نہیں ہوگی''۔ فقط واللہ اعلم (مقتبس از احسن الفتاویٰ: ۴/۵۱)

فتاویٰ بینات میں ''گاڑی اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم'' کے عنوان کے تحت مذکور ہے:

''قیام پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں مریض کے لیے بنائی گئی گاڑی میں نماز پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ رکوع وسجدہ پر قدرت نہ ہو، اگر قیام پر قدرت نہیں مگر رکوع سجدہ پر قدرت ہے تو رکوع سجدہ کرنا فرض ہے، ایسی صورت میں مذکورہ گاڑی میں سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر سجدہ ادا ہوسکتا ہو، تو اس میں نماز جائز ہے، ورنہ نہیں''۔ (۳۸۹/۲)

اس فتوے کی تصویب وتصحیح کے بعد شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ اس کا خلاصہ یوں رقم فرماتے ہیں کہ:

''جب قیام پر قدرت نہ ہو تو زمین پر بیٹھ کر بھی نماز جائز ہے اور گاڑی پر بیٹھ کر بھی، لیکن دونوں صورتوں میں اگر سجدے پر قدرت ہو تو سجدہ کرنا ضروری ہوگا، خواہ زمین پر کرے یا گاڑی کے سامنے کوئی تختہ یا میز رکھ کر، جب اس طرح سجدے پر قدرت نہ ہو تب اشارہ جائز ہوگا ورنہ نہیں''۔ واللہ سبحانہ اعلم۔ احقر محمد تقی عثمانی ۱۶/۴/۱۴۱۳ھ (۳۹۰/۲، کتاب الصلاۃ)

''کرسی پر اور مریض کی نماز کے احکام'' (مؤلفہ مفتی محمد رضوان) میں کرسی پر نماز کے سلسلے میں تحریر اس طرح ہے:

''کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا سنت کے قریب اور سلفِ صالحین کے طریقہ کے مطابق نہیں''...... (نیز) نماز کی جتنی بھی حالتیں ہیں یعنی قیام، رکوع، سجود، قعدہ۔

کرسی پر بیٹھنا ان مذکورہ حالتوں میں سے کسی بھی مسنون حالت میں داخل نہیں، اس لیے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا نماز کی مسنون ومشروع حالتوں سے مختلف ہونے کی وجہ سے ناپسندیدہ اور غیر مشروع عمل ہے‘‘۔

(مقتبس: ص/۳۰، ۳۱، کرسی پر نماز پڑھنے کا مروجہ طریقہ پسندیدہ نہیں)

’’اگر کوئی شخص قیام، رکوع اور سجدہ تینوں ارکان پر قادر ہے، فقط گھٹنوں میں درد وغیرہ کی وجہ سے وہ زمین پر دوزانو، چارزانو- خواتین کے بیٹھنے کی طرح- غرضیکہ کسی بھی طرح مسنون وغیر مسنون قعدہ کرنے پر قادر نہیں، تو اس کے لیے کرسی پر نماز پڑھنا اس طریقے سے جائز ہے کہ قیام کی حالت میں باقاعدہ کھڑا ہو، قیام سے فارغ ہو کر کمر جھکا کر رکوع کرے اور سجدہ کے لیے وہی طریقہ اختیار کرے جو اوپر گزر چکا‘‘۔ (حوالہ بالا: ص/۳۵)

جماعت العلماء تامل ناڈو کا متفقہ فیصلہ:

۲۰ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۵ جنوری ۲۰۱۱ء کو شہر ’’مدورائے‘‘ میں تامل ناڈو کے تقریباً تین سو پچاس علماء کے درمیان روز بروز مساجد میں کرسیوں کی کثرت پر بحث ومباحثہ ہوا، معذورین وغیر معذورین کے حالات کا جائزلیا گیا، سدًّا للذریعۃ متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا:

’’کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں ہے، معذور حضرات زمین پر ہی بیٹھ کر نماز پڑھیں، گھٹنوں میں زیادہ ہی درد ہو تو پاؤں کو قبلہ کی طرف پھیلا لیں، جیسا کہ الدر المختار میں ہے، قابلِ غور بات یہ کہ مجلس میں موجود تمام علماء نے

مندرجہ بالا فیصلہ پر مکمل اتفاق کیا‘‘۔

(شعبۂ افتاء جماعت العلماء تامل ناڈو کا شائع کردہ پمفلٹ ’’کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنا......)

’’کرسی پر نماز کی فقہی تحقیق‘‘ نامی مضمون میں مفتی شعیب اللہ خان صاحب کی تحریر سے اقتباس پیش خدمت ہے:

محور اول: بلا عذر کرسی پر نماز ناجائز ہے:

’’کرسی پر بلا عذر نماز کے حکم کے بارے میں عرض ہے کہ بلا عذرِ معقول کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا ناجائز ہے‘‘۔

’’بلا عذر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا ناجائز ہے، اور اس طرح نماز پڑھنے والوں کی نماز بالکل بھی نہیں ہوتی، اور اس طرح پڑھی ہوئی نمازیں ان کے ذمہ علیٰ حالہ باقی رہتی ہیں‘‘۔ (مقتبس از ماہنامہ دار العلوم دیوبند، جلد:۹۶، شمارہ:۱۰، ۱۱، ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ محرم ۱۴۳۴ھ مطابق اکتوبر، نومبر ۲۰۱۲ء)

محور دوم: عذرِ معقول کی وجہ سے کرسی پر نماز جائز ہے:

محور دوم میں مفتی موصوف نے بہت سی معقول اعذار والی صورتوں کو بیان کرنے کے بعد فرمایا:

’’اس قسم کے اصحابِ اعذار کو کرسی پر نماز کی اجازت ہونی چاہیے، کیوں کہ اوپر خود فقہاء کے کلام میں یہ ضابطہ ہم نے پڑھ لیا ہے کہ: طاعت بقدر طاقت ہوا کرتی ہے۔ جب اس قسم کے اعذار میں نیچے بیٹھ کر نماز کی طاقت نہیں یا نیچے بیٹھنا بڑا مشکل ہے، تو کرسی پر پڑھنے کی اجازت ایک معقول بات بھی ہے، اور اصول فقیہ کی روشنی میں شرعی بات بھی ہے۔

لیکن اس جگہ وہی دو باتیں ذہن نشین ہونی چاہییں: ایک تو یہ کہ عذر موجود ہو، بلا عذر کرسی پر نماز پڑھنا گناہ بھی ہے اور اس کی وجہ سے نماز ہوتی بھی نہیں، اور دوسری بات یہ کہ معمولی اور چھوٹا موٹا عذر نہیں؛ بلکہ معقول وشرعاً معتبر عذر ہو، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی یا تو سکت وطاقت ہی نہ ہو، یا طاقت تو ہو، مگر اس سے ناقابلِ برداشت تکلیف ودرد ہوتا ہو، یا زمین پر بیٹھنے سے بیماری وتکلیف کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، اس صورت میں کرسی پر نماز کی اجازت ہے"۔ (حوالہ بالا)

"زبدۃ الفتاویٰ" میں ہے:

"**سوال**: جو شخص تکلیف کی وجہ سے کھڑے رہ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو، ایسے شخص کے لیے زمین پر بیٹھنے کے بجائے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ یا ایسے شخص کے لیے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: حامداً ومصلیاً: جو شخص زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہو اس کے لیے کرسی پر بیٹھ کر پاؤں لٹکا کر یا پاؤں زمین پر رکھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، اور اس کے لیے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا افضل ہے۔

اگر زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکنے والا شخص کرسی پر اس طرح بیٹھے کہ پاؤں لٹکے ہوئے نہ رہے، بلکہ کرسی پر بطریقۂ قعدہ یا چار زانو پاؤں اٹھا کر بیٹھے اور رکوع سجدہ کرے تو نماز جائز ہوگی، لیکن اس صورت میں اس طرح کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا گناہ سے خالی نہیں، لہٰذا ایسے شخص کو زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیے۔

جو شخص گھٹنے یا کمر کے درد کی وجہ سے یا کسی اور تکلیف کی بنا پر نماز پڑھنے کے لیے زمین پر نہ بیٹھ سکتا ہو تو اس شخص کے لیے کرسی پر نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن کرسی پر پاؤں لٹکا کر نہ بیٹھے بلکہ قعدہ کی ہیئت میں یا چار زانو بیٹھنا چاہیے، البتہ اگر پاؤں اٹھا کر بصورتِ قعدہ یا چار زانو کرسی پر نہ بیٹھ سکتا ہو، تو ایسی مجبوری کی حالت میں پاؤں لٹکا کر کرسی پر بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ سکتا ہے"۔ [کفایت المفتی:۳/۳۷۶، احسن الفتاویٰ:۴/۵۱] (زبدۃ الفتاویٰ:۱/۴۹۰، ۴۹۱)

"کتاب المسائل" میں ہے:

"جو شخص کسی وجہ سے سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو اس سے بھی نماز میں قیام کا فریضہ ساقط ہے، اس کے لیے بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا افضل ہے، اگر کھڑے کھڑے اشارہ سے نماز پڑھے گا تو خلافِ اولیٰ ہوگا۔ (نیز اس کے لیے کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنے کی بھی گنجائش ہے)"۔ (۱/۵۲۸، نماز مریض)

اور ایک جگہ یوں مذکور ہے:

"اگر کوئی شخص کھڑا تو ہو سکتا ہو مگر اپنی بیماری یا ضعف کی وجہ سے رکوع اور سجدہ نہ کر سکتا ہو، تو اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم نہیں؛ بلکہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع اور سجدہ کے لیے اشارہ کرے، یہی افضل ہے۔ (ایسا شخص کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر بھی رکوع اور سجدہ کا اشارہ کر سکتا ہے)"۔ (۱/۵۴۰، نماز مریض)

عرب علماء میں **شیخ خاشع حقی العلوانی** فرماتے ہیں:

’’قیام، رکوع اور سجود پر قدرت ہونے کی صورت میں شریعت نے ہمیں اسی کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا، پس اگر کوئی شخص قیام پر قادر نہیں تو وہ بیٹھ کر رکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھنے کا مکلّف و پابند ہے، اور اگر بیٹھ کر رکوع سجود یا اشارہ کے ساتھ نماز پر قادر نہیں، تو وہ پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھنے کا پابند ہے، اور یہ تینوں طریقے حدیثِ پاک سے ثابت ومنصوص ہیں، کرسی پر نماز پڑھنا دین میں بدعتِ ظاہرہ اور شریعت کے بتلائے ہوئے طریقہ کے مقابل ایک نیا طریقہ ہے، جو کسی بھی طرح قابلِ قبول نہیں‘‘۔

شیخ احمد الحجی الکردی فرماتے ہیں:

(۱) ’’اگر کوئی شخص قیام، رکوع اور سجود علی الارض پر قادر ہے، تو اس کے لیے فرض یا نفل نماز کرسی پر پڑھنے کی اجازت نہیں ہے‘‘۔

(۲) ’’جو شخص قیام سے عاجز ہے، لیکن زمین پر بیٹھنے اور سجدہ علی الارض پر قادر ہے، تو اس پر زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اور زمین پر سجود کا ادا کرنا فرض ونفل میں لازم ہے، اگر اس صورت میں وہ کرسی پر نماز پڑھے تو اس کی نماز مقبول نہ ہوگی‘‘۔

(۳) ’’اگر کوئی شخص سجود علی الارض پر قادر نہیں (قیام ورکوع پر قادر ہو یا نہ ہو) تو اس کے لیے کرسی پر نماز پڑھنا جائز ہے، وہ اس صورتِ ثالثہ میں حدیث کے الفاظ ’’فعلی جنب‘‘ سے استدلال کرتے ہیں، جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب لیٹ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے تو کرسی پر بیٹھ کر بدرجۂ اولیٰ اجازت ہونی چاہیے‘‘۔

شیخ احمد عبد العزیز الحداد:

شیخ حداد آپ ﷺ کے اس ارشاد: " صل قائمًا ، فإن لم تستطع فقاعدًا ، فإن لم تستطع فعلى جنب" کو بنیاد بنا کر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے قیام کو اسی صورت میں معاف فرمایا جب اس کی استطاعت نہ ہو، نیز آپ کا ارشاد: " صلوا كما رأيتموني أصلي" سے استشہاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ فرض نماز کھڑے ہو کر ہی ادا فرماتے تھے، سوائے مرض الموت کے، معلوم ہوا کہ قیام نماز کے ارکان میں سے ہے، تو اگر کوئی شخص قیام پر قادر ہے، اس کے باوجود قیام نہیں کرتا تو اس کی نماز ہی صحیح نہیں، کیوں کہ یہ نماز آپ ﷺ کے قول وفعل کے مخالف ہے۔

البتہ اگر کوئی شخص قیام سے عاجز ہو تو وہ معذور ہے، اور اس کے لیے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، اگر وہ اس پر قادر نہیں تو چت لیٹ کر یا پہلو کے بل لیٹ کر نماز ادا کرسکتا ہے، نماز چوں کہ بندے اور اس کے رب کے درمیان ایک صلہ ہے، عبودیت کا راز ہے، تو اسے بغیر کسی تساہل وتکاسل کے اسی طریقہ پر ادا کرنا چاہیے، جس طریقہ پر وہ فرض ہوئی، رہی نفل تو اسے قیام پر قدرت کے باوجود بیٹھ کر ادا کرنے کی گنجائش ہے، البتہ بیٹھ کر پڑھنے والا نصف اجر کا مستحق ہوگا، جیسا کہ آپ کے اس ارشاد سے ثابت ہوتا ہے:

" من صلى قائمًا فهو أفضل ، ومن صلى قاعدًا فله نصف أجر ، ومن صلى نائمًا أي راقدًا مستلقيًا أو على جنب فله نصف أجر القاعد " .

شیخ نے اسی تحریر کے اخیر میں یہ فرمایا کہ اگر امام اس قدر لمبی قرأت کرتا ہے کہ مصلی اتنی دیر قیام کی سکت نہیں رکھتا تو پہلے تو امام کو فہمائش کرے، کہ وہ اس قدر طویل قرأت سے باز آئے، لیکن اگر وہ باز نہیں آتا تو جس قدر قیام کا تحمل ہو قیام کرے، اور عاجز آنے کی صورت میں کرسی یا زمین پر بیٹھ جائے، مگر ان دونوں صورتوں میں اپنی استطاعت کے مطابق وہ رکوع وسجود کا مکلّف ہے۔

شیخ محمد سعید رمضان البوطی فرماتے ہیں:

''کرسی پر نماز کے جواز کا دارومدار ماہر، حاذق ومعتمد طبیب کے قول پر ہے، اگر وہ مریض کو زمین پر گھٹنے موڑ کر بیٹھنے سے منع کرتا ہے، تو کرسی پر اس کی نماز تمام مذاہب کے مطابق درست ہے، اور اگر وہ اسے کسی سبب قیام سے منع کردے، مگر زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجود کے ساتھ یا اشارہ کے ساتھ نماز سے منع نہ کرے، تو اس پر اسی حالت میں نماز پڑھنا واجب ہے، کرسی پر اس کی نماز درست نہیں''۔

(علی شبکۃ نیت)

(۵) کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں سجدہ کی صورت کیا ہوگی؟

خلاصۂ فتویٰ دارالعلوم دیوبند:

''کرسی استعمال کرنے کی صورت میں بھی عام سادہ کرسی پر نماز ادا کی جائے، ٹیبل والی کرسی پر نماز ادا کرنے سے احتراز کیا جائے''۔

زمین یا کرسی پر نماز ادا کرنے سے متعلق دو امر قابلِ لحاظ ہیں:

(۱) کرسی پر اشارہ کرنے کی صورت میں بعض لوگ رکوع میں ہاتھ کو ران پر رکھتے ہیں اور سجدہ کی حالت میں فضا میں معلق رکھ کر اشارہ سے سجدہ کرتے ہیں، ایسا کرنا ثابت نہیں، رکوع وسجدہ دونوں میں ہاتھ کو ران پر رکھنا چاہیے۔

(۲) معذوری کی حالت میں زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنے کی صورت میں رکوع میں سرین کا زمین سے اٹھنا ضروری نہیں، بلکہ پیشانی کا گھٹنے کے مقابل ہونا ضروری ہے، جیسا کہ ''امداد الاحکام'' میں ہے: ''بحالتِ جلوس رکوع کرتے ہوئے صرف اتنا ضروری ہے کہ پیشانی کو گھٹنے کے مقابل کر دیا جائے، اس سے زیادہ جھکنے کی ضرورت نہیں، نہ سرین اٹھانے کی ضرورت ہے''۔ [امداد الاحکام:۱/۶۰۹]

اب کرسیوں پر نماز ادا کرنے والے حضرات اپنے احوال پر غور فرمائیں کہ-کیا واقعتاً وہ اس درجہ معذور ہیں کہ شرعاً ان کے لیے کرسی پر نماز ادا کرنا جائز ہو، اگر وہ اس درجہ معذور نہیں تو پھر کرسیوں پر نماز پڑھنے سے احتراز کریں، تاکہ مساجد میں بے ضرورت کرسیوں کی کثرت نہ ہو، بوقتِ ضرورت کرسی اختیار کرنے کی صورت میں ٹیبل والی کرسی اختیار نہ کی جائے''۔

(ماہنامہ دار العلوم دیوبند، جلد ۹۵، شمارہ:۶، رجب ۱۴۳۲ھ مطابق جون ۲۰۱۱ء)

''احسن الفتاویٰ'' میں ہے:

''اگر ایک کرسی پر بیٹھ کر دوسری کرسی پر سجدہ کیا تو نماز صحیح ہو جائے گی، بشرطیکہ سجدہ کے وقت گھٹنے بھی کرسی پر رکھے، مع ہذا ایسا کرنا گناہ ہے، زمین پر بیٹھ کر نماز

ادا کرنا چاہیے، اور اگر بوقتِ سجدہ گھٹنے کرسی پر نہ رکھے تو یہ نماز واجب الاعادہ ہے، معلوم ہوا کہ بعض لوگ کرسی پر بیٹھ کر سجدہ کی بجائے اشارہ سے نماز پڑھتے ہیں، اگر زمین پر بیٹھ کر سجدہ کی قدرت ہو تو کرسی پر اشارہ سے نماز نہ ہوگی''۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (۵۱/۴)

''کفایت المفتی''میں ہے: (سوال کا ماحصل حسبِ ذیل ہے:)

''**سوال**: پیٹ میں بے چینی سی معلوم ہوتی ہے اور زمین پر نماز پڑھنا بہت دشوار معلوم ہو رہا ہے، تو کیا کرسی پر بیٹھ کر سامنے ٹیبل پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟''

الجواب: کرسی پر پاؤں نیچے لٹکا کر بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدہ کے لیے سر جھکانا جائز نہیں، الا اس صورت میں کہ زمین پر بیٹھنا اور زمین پر سجدہ کرنا طاقت سے باہر ہو جائے، زمین پر بیٹھ کر کسی اونچی چیز پر جو زمین سے ایک بالشت سے زیادہ اونچی نہ ہو سجدہ کر لیا جائے، تو عذر کی حالت میں جائز ہے''۔

(۴۲۲/۳، ط: دارالاشاعت)

''فتاویٰ دارالعلوم زکریا''میں ہے: (میز سامنے رکھ کر سجدہ کرنے کا حکم)

''**سوال**: جو شخص معذور ہو کرسی پر نماز پڑھتا ہے، اگر وہ سامنے میز رکھ کر اس پر سجدہ کرے تو کیا حکم ہے؟

الجواب: جو شخص ایسا مریض یا معذور ہو کہ بیٹھنا بھی مشکل ہے، اور کرسی پر نماز پڑھتا ہے تو میز وغیرہ پر سجدہ کرے تو درست ہے، لیکن سامنے تختہ رکھنا ضروری نہیں ہے، سجدہ کے لیے اشارہ کافی ہے، اور میز پر سجدہ کرے، وہ بھی اشارہ میں شمار ہوتا ہے''۔ (۴۸۹/۲، کتاب الصلاۃ)

اور ایک جگہ یوں مذکور ہے:

''معذور آدمی جب کرسی پر نماز پڑھتا ہو تو سامنے میز رکھنا ضروری نہیں ہے، وجہ یہ ہے کہ سجدہ کے تحقق کے لیے پیشانی، دونوں ہاتھوں میں سے ایک، دونوں گھٹنوں میں سے ایک اور پاؤں کی انگلیوں میں سے ایک انگلی زمین پر رکھنا ضروری ہے، اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہو، اس کے بغیر سجدہ محقق نہ ہوگا، اور کرسی میز پر سجدہ کرنے میں یہ چیزیں نہیں ہوسکتی، لہٰذا معذور آدمی رکوع سجدہ اشارہ سے کرے، میز رکھنا ضروری نہیں ہے''۔ (۴۹۰/۲)

''فتاویٰ بینات'' میں مذکور دار العلوم کراچی کے ایک فتوے کی تصویب کے بعد شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

''جب قیام پر قدرت نہ ہو تو زمین پر بیٹھ کر بھی نماز جائز ہے اور گاڑی پر بیٹھ کر بھی، لیکن دونوں صورتوں میں اگر سجدے پر قدرت ہو تو سجدہ کرنا ضروری ہوگا، خواہ زمین پر کرے یا گاڑی کے سامنے کوئی تختہ یا میز رکھ کر، جب اس طرح سجدہ پر قدرت نہ ہو تب اشارہ جائز ہوگا، ورنہ نہیں''۔ واللہ سبحانہ اعلم (۳۹۰/۲)

''احسن الفتاویٰ'' میں ہے:

''اگر سر اتنا جھکایا جاسکتا ہو کہ زمین تک ایک بالشت یا اس سے کم فاصلہ رہ جائے، تو کسی اینٹ یا تپائی وغیرہ پر سجدہ کرنا لازم ہے، اشارہ سے نماز نہ ہوگی''۔ (۵۵/۴)

''زبدۃ الفتاویٰ'' میں ہے:

''**سوال**: عذر کی بنا پر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا سر کے اشارہ سے سجدہ کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: حامداومصلیا: جو مصلی کھڑے ہوکر اور زمین پر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکنے کی وجہ سے اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے، تو ایسے مصلی کے لیے بشرطیکہ وہ اپنے آگے سجدہ گاہ میں کوئی ٹیبل وغیرہ رکھ اس پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرسکتا ہو، اور ٹیبل اونچائی میں کرسی کے برابر یا کرسی سے نو انچ اونچا ہو، اس سے زائد اونچا نہ ہو، تو اس کو اپنے آگے ٹیبل وغیرہ رکھ اس پر سجدہ کرنا فرض ہے، کرسی پر بیٹھ کر اس طرح سجدہ کرسکنے کی صورت میں صرف سر کے اشارہ سے یا تھوڑا جھک کر سجدہ کرنے سے نماز صحیح نہ ہوگی۔

البتہ جو مصلی عذر کی بنا پر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اور حسبِ تفصیل بالا ٹیبل وغیرہ کوئی سخت چیز سامنے رکھ کر اس کے اوپر سجدہ نہ کرسکتا ہو، اور اس طرح سجدہ کرنے سے ناقابلِ برداشت درد ہوتا ہو، تو ایسا مصلی اشارہ سے سجدہ کرسکتا ہے، لیکن اس کو سجدہ کے لیے رکوع سے نسبتاً زیادہ جھکنا ضروری ہے''۔ (۱/۴۹۰، ۴۹۱)

''کرسی پر اور مریض کی نماز کے احکام'' نامی کتابچہ میں ہے:

''اگر کوئی شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں، اور وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے، تو پھر اس کو کرسی پر بیٹھ کر اپنی نشست کے برابر یا اس سے زیادہ سے زیادہ بارہ انگل اونچی چیز پر پیشانی ٹکا کر سجدہ کرنا چاہیے''۔ (ص/۳۵، مؤلفہ مفتی محمد رضوان)

''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' میں ایک سوال و جواب اس طرح ہے:

''**سوال**: ایک ضعیف عورت ایک کرسی پر بیٹھ کر دوسری چھوٹی میز پر سجدہ کرتی ہے، تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: جو شخص سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو، وہ سر کے اشارہ سے سجدہ کرے اور رکوع کے اشارہ سے ذرا زیادہ سر جھکائے، چھوٹی میز پر سجدہ کرنا فضول ہے''۔

(۳/۳۴۹، اضافہ شدہ جدید ایڈیشن)

تجزیۂ فتاویٰ بر جزئیہ اُولیٰ

(۱) دار العلوم دیوبند کے فتوی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو انسان کسی بھی ہیئت میں زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجود کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے، تو اس کو زمین ہی پر بیٹھ کر رکوع وسجود کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے، کرسی پر بیٹھ کر رکوع وسجود کے اشارہ سے نماز ادا کرنا جائز نہیں، نماز نہیں ہوگی، البتہ اگر زمین پر کسی بھی ہیئت میں بیٹھنا دشوار ہو تو کرسی پر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

(۲) فتاویٰ دار العلوم زکریا سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو حضرات قیام وسجود پر قادر نہیں وہ زمین پر بیٹھ کر اشارہ کے ساتھ نماز پڑھیں، کرسی پر نماز پڑھنا درست نہیں، لیکن اگر قیام پر قدرت ہو اور سجود پر قدرت نہ ہو تو ایسی صورت میں اس کے لیے افضل یہی ہے کہ زمین پر بیٹھ کر اشارہ کے ساتھ نماز پڑھے، کرسی پر نہیں، کیوں کہ قعود مشابہ بالسجود اور اقرب الی الارض ہے، البتہ اگر زمین پر بیٹھنا انتہائی تکلیف دہ ہو اور سجدہ سے بھی عاجز ہو تو پھر بحالتِ مجبوری اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے (اس سے بظاہر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ اس صورتِ حال میں کرسی پر اشارہ سے نماز کی گنجائش ہے)۔

(۳) احسن الفتاویٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے اس کے لیے کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

(۴) فتاویٰ بینات میں ''گاڑی اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم'' کے عنوان کے تحت مذکور ہے کہ قیام پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں مریض کے لیے بنائی گئی گاڑی میں نماز پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ رکوع وسجدہ پر قدرت نہ ہو، اگر قیام پر قدرت نہیں مگر رکوع سجدہ پر قدرت ہے تو رکوع سجدہ کرنا فرض ہے، ایسی صورت میں مذکورہ گاڑی میں سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر سجدہ ادا ہوسکتا ہو، تو اس میں نماز جائز ہے، ورنہ نہیں۔

اس فتوی کی تصویب شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم نے ان الفاظ میں فرمائی:

''جواب صحیح ہے، اور خلاصہ یہ ہے کہ جب قیام پر قدرت نہ ہوتو زمین پر بیٹھ کر بھی نماز جائز ہے اور گاڑی پر بیٹھ کر بھی، لیکن دونوں صورتوں میں اگر سجدے پر قدرت ہوتو سجدہ کرنا ضروری ہوگا، خواہ زمین پر کرے یا گاڑی کے سامنے کوئی تختہ یا میز رکھ کر، جب اس طرح سجدے پر قدرت نہ ہوتب اشارہ جائز ہوگا، ورنہ نہیں''۔ (۲/ ۳۸۹، ۳۹۰)

حضرت مفتی صاحب کی تحریر سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ جو شخص سجدہ پر قادر ہے، اور گاڑی اور کرسی پر بیٹھ کر وہ سجدہ نہیں کر پاتا، تو گاڑی اور کرسی پر اس کی نماز جائز نہیں ہوگی، اور اگر سجدہ پر قادر نہیں تو گاڑی یا کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا جائز ہے۔

(۵) مفتی شعیب اللہ خان صاحب کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ بلا عذرِ معقول کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا ناجائز ہے، اور اس صورت میں کرسی پر نماز پڑھنے والوں کی نماز بالکل بھی نہیں ہوگی، اور اُن کی یہ نمازیں اُن کے ذمہ علیٰ حالہ باقی رہیں گی، البتہ معقول اعذار کی صورت میں کرسی پر نماز کی اجازت ہے۔

(٦) مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص کسی وجہ سے سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو اس سے قیام کا فریضہ ساقط ہے، اس کے لیے بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا افضل، اور کھڑے کھڑے اشارہ سے نماز پڑھنا خلافِ اولیٰ ہے، اور اس کے لیے کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنے کی بھی گنجائش ہے۔

(۷) ''کرسی پر اور مریض کی نماز کے احکام'' سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص قیام، رکوع اور سجدہ تینوں ارکان پر قادر ہے، فقط گھٹنوں میں درد وغیرہ کی وجہ سے وہ زمین پر دوزانو، چارزانو-خواتین کے بیٹھنے کی طرح-غرضیکہ کسی بھی طرح مسنون وغیر مسنون قعدہ کرنے پر قادر نہیں، تو اس کے لیے کرسی پر نماز پڑھنا اس طریقے سے جائز ہے کہ قیام کی حالت میں باقاعدہ کھڑا ہو، قیام سے فارغ ہو کر کمر جھکا کر رکوع کرے، اور اپنی کرسی کی نشست کے برابر یا اس سے زیادہ سے زیادہ بارہ انگل اونچی چیز پر پیشانی ٹکا کر سجدہ کرے۔

(۸) شیخ خاشع حقی العلوانی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مصلی قیام، رکوع اور سجود پر قادر ہے، وہ اسی کے ساتھ نماز پڑھنے کا مکلّف و پابند ہے، اور جو قیام پر قادر نہیں وہ بیٹھ کر رکوع وسجود کے ساتھ، اور جو اس پر بھی قادر نہیں وہ بیٹھ کر اشارہ کے ساتھ، اور جو اس پر بھی قادر نہیں وہ پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھے گا، یہ تمام طریقے حدیثِ پاک سے ثابت ومنصوص ہیں، رہا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا تو وہ دین میں بدعتِ ظاہرہ اور شریعت کے بتائے ہوئے طریقہ کے مقابل ایک نئے طریقہ کی ایجاد ہے، جو کسی بھی طرح قابلِ قبول نہیں ہے۔

(۹) شیخ احمد الحجی الکردی کے فتوی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص زمین پر سجدہ کی قدرت نہ رکھے (قطع نظر اس کے کہ قیام ورکوع پر قادر ہو یا نہ ہو) تو اس کے لیے کرسی پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

(۱۰) شیخ عبد العزیز الحداد کے فتوے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص قیام پر قادر ہو وہ قیام کے ساتھ نماز کا مکلّف وپابند ہے، اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے تو بیٹھ کر یا چت لیٹ کر نماز پڑھے گا، شیخ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر امام اس قدر لمبی قرأت کرے کہ مقتدی اس کا متحمل نہ ہو اور قیام سے عاجز آجائے، تو وہ کرسی یا زمین پر بیٹھ سکتا ہے، اور ان دونوں صورتوں میں اپنی استطاعت کے مطابق رکوع وسجود کرے گا۔

(۱۱) شیخ محمد سعید رمضان البوطی کے فتوے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس مریض کو ڈاکٹر قیام سے منع کردے، مگر زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجود یا اشارہ کے ساتھ نماز سے منع نہ کرے، تو اس پر زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا واجب ہے، کرسی پر اس کی نماز درست نہیں، لیکن اگر وہ مریض کو زمین پر گھٹنے موڑ کر بیٹھنے سے منع کرتا ہے تو ایسا مریض کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، اور اس کی نماز درست ہے۔

(علی شبکۃ نیت)

تجزیۂ فتاویٰ بر جزئیہ ثانیہ

(۱) فتاویٰ دار العلوم دیوبند سے معلوم ہوتا ہے کہ جس صورت میں کرسی پر نماز کی ادائیگی کی اجازت ہے، اس میں سادہ کرسی پر نماز ادا کی جائے، ٹیبل والی کرسی کا استعمال نہ کیا جائے۔ (یعنی کرسی پر نماز پڑھنے والا شخص سجدہ کا مکلّف وپابند نہیں، بلکہ وہ اشارہ سے نماز پڑھے گا، اور رکوع وسجدہ دونوں میں ہاتھ کو ران پر رکھے گا)۔

(۲) احسن الفتاویٰ کے فتوے سے معلوم ہوتا ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص اگر سجدہ پر قادر ہو، اور بوقتِ سجدہ ایک کرسی پر بیٹھ کر دوسری کرسی پر سجدہ کرے، اور بوقتِ سجدہ دونوں گھٹنے بھی کرسی پر رکھے، تو اس کی نماز ادا ہوگی، ورنہ واجب الاعادہ، مع ہذا ایسا کرنا گناہ ہے۔ (یعنی کرسی پر نماز کا مروجہ طریقہ جس میں کرسی پر بیٹھنے والا شخص سجدہ پر قادر ہوتا ہے، اور وہ مذکورہ بالا طریقہ پر سجدہ نہیں کرتا، تو اس کی نماز درست نہیں)۔

(۳) کفایت المفتی کے فتوے سے معلوم ہو رہا ہے کہ جو شخص زمین پر بیٹھ کر سجدہ کی طاقت نہیں رکھتا، اس کے لیے کرسی پر پاؤں نیچے لٹکا کر بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدہ کے لیے سر جھکانا جائز ہے۔ (یعنی جو شخص زمین پر بیٹھ کر سجدہ کر سکتا ہے، اس کے لیے کرسی پر بیٹھ کر سامنے رکھے ٹیبل پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے)۔

(۴) فتاویٰ دار العلوم زکریا سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا مریض یا معذور جس کے لیے زمین پر بیٹھنا مشکل ہو اور وہ کرسی پر نماز پڑھے، تو سامنے رکھی میز یا ٹیبل پر سجدہ کرنا درست ہے، ضروری نہیں، سجدہ کے لیے اشارہ کافی ہے۔

(۵) فتاویٰ بینات کے فتوے سے معلوم ہو رہا ہے کہ قیام پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں زمین پر بیٹھ کر بھی نماز جائز ہے اور گاڑی پر بھی، لیکن دونوں صورتوں میں سجدہ پر قدرت ہو تو سجدہ کرنا ضروری ہوگا، خواہ زمین پر کرے یا گاڑی کے سامنے کوئی تختہ یا میز رکھ کر، جب اس طرح سجدہ پر قدرت نہ ہو تب اشارہ جائز ہوگا، ورنہ نہیں۔ (یعنی کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا اگر سامنے تختہ یا میز رکھ کر سجدہ پر قادر ہے، تو وہ اس پر سجدہ کا مکلّف و پابند ہے)۔

(۶) زبدۃ الفتاویٰ سے معلوم ہو رہا ہے کہ جو شخص کھڑے ہو کر اور زمین پر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا، اگر وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے، اور اپنے آگے کوئی ٹیبل وغیرہ رکھ کر، اس پر پیشانی وغیرہ رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے، اور ٹیبل اونچائی میں کرسی کے برابر یا کرسی سے نو انچ اونچا ہو، اس سے زائد اونچا نہ ہو، تو اس کو اپنے آگے ٹیبل وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنا فرض ہے، اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

(۷) کتابچہ ''کرسی پر اور مریض کی نماز کے احکام'' سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں اور وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے، تو اس کو

کرسی پر بیٹھ کر اپنی نشست کے برابر یا اس سے زیادہ سے زیادہ بارہ انگل اونچی چیز پر پیشانی ٹکا کر سجدہ کرنا چاہیے۔

(۸) ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' سے معلوم ہو رہا ہے کہ جو شخص سجدہ پر قادر نہ ہو اور وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو، تو وہ اشارہ کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرے، سجدہ کے لیے اپنے سامنے میز ٹیبل وغیرہ رکھنا فضول ہے۔ (یعنی سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر سجدہ کرنا نہ فرض، نہ اولیٰ، بلکہ فضول ہے)۔

(۹) کتاب المسائل سے معلوم ہو رہا ہے کہ جو شخص رکوع سجدہ پر قادر نہ ہو وہ بیٹھ کر رکوع سجدہ کے لیے اشارہ کے ساتھ نماز پڑھے، یہی اس کے لیے افضل ہے، لیکن اگر وہ کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر بھی رکوع اور سجدہ کے اشارہ کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز درست ہے، (یعنی زمین پر سجدہ کی قدرت نہ ہونے کی صورت میں سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر سجدہ کرنا ضروری نہیں)۔

خلاصۂ بحث

کرسی پر نماز کے جواز وعدمِ جواز کی یہ پوری بحث آپ قارئین کے سامنے ہے،ہمیں اپنے اِن بزرگ مفتیانِ کرام کے فتاویٰ پر کسی نقد وتبصرہ کے بغیر، اتنا عرض کردیناضروری معلوم ہوتا ہے کہ-جب شریعت نے معذوروں اورمریضوں کی نماز کی تمام حالتیں بیان کردی-کہ:

(۱)جوشخص قیام پرقادرنہیں وہ زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

(۲)جوشخص زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجود پر قادرنہیں تو وہ زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجود کے لیے اشارہ کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

(۳)جوشخص زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجود کے لیے اشارہ کے ساتھ نمازنہیں پڑھ سکتا وہ پہلو کے بل یا چت لیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

عن عمران بن حصين – رضي الله عنه – قال : كانت بي بواسيرُ فسألتُ النبي – صلى الله عليه وسلم – عن الصلاة فقال : " صلِّ قائمًا ، فإن لم تستطع فقاعدًا ، فإن لم تستطع فعلى جنبٍ".

(بخاری : ۴/۳۷۷ ، باب إذا لم يطق قاعدا صلى على جنب ، عمدة القاري : ۱۱/ ۲۳۰)

اوراگرکوئی شخص مذکورہ تینوں حالتوں میں سے کسی بھی حالت پر نمازنہیں پڑھ سکتا،اوراس کی یہ حالت ایک دن رات یعنی پانچ نمازوں سے زیادہ رہتی ہے،تو اس سے فریضۂ نماز ساقط ہے۔[درمختار:۲/۵۷۰،عمدة الفقہ] تو پھر کیوں نماز جیسی

عظیم الشان عبادت میں ایک نئی صورت کی اجازت دے کر اُن مفاسد کا دروازہ کھولا جا رہا ہے، جن کا بعض فتاویٰ میں اندیشہ کیا جا رہا ہے، حالانکہ یہ مفاسد اندیشوں کے مقام سے نکل کر مشاہدات کا درجہ اختیار کیے جا رہے ہیں، مزید برآں جو حضرات بعض مخصوص صورتوں میں کرسی پر نماز کی اجازت دے رہے ہیں، اُن میں سے بعض کرسی پر نماز پڑھنے والے شخص کے سجدے کے سلسلے میں مختلف باتیں لکھ رہے ہیں، مثلاً: ''جو شخص اپنے سامنے میز ٹیبل وغیرہ رکھ کر سجدے پر قادر ہے'' ......:

۱- اُس کے لیے اُس پر سجدہ کرنا فرض ہے۔

۲- اُس کے لیے اُس پر سجدہ کرنا اولیٰ ہے۔

۳- اُس کے لیے اُس پر سجدہ کرنا فضول ہے۔

حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ جب یہ شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہی نہیں، تو وہ سجدہ کے لیے اشارہ ہی کا مکلّف ہے، خواہ وہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو یا کرسی پر، اور یہ حقیقت بھی کسی پر پوشیدہ نہیں کہ کرسی پر بیٹھنے کی ہیئت زمین پر بیٹھنے کی طرح نہیں ہے کہ وہ اپنی نشست کے برابر یا اُس سے زیادہ ۱۲/انگل اونچی چیز پر سجدے کی قدرت رکھنے کی صورت میں اُس پر سجدے کا مکلّف ہوگا، اسی لیے دار العلوم دیوبند کے مفتیانِ کرام نے جس صورت میں کرسی پر نماز کی اجازت دی، اُس میں یہی تحریر فرمایا کہ- سادہ کرسی پر نماز ادا کی جائے، ٹیبل والی کرسی استعمال نہ کی جائے، یعنی ایسا شخص رکوع وسجود کے لیے اشارہ کرے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے فتاویٰ میں معذوروں اور مریضوں کو نماز کی وہی حالتیں بتلائیں، جو حدیثِ پاک سے منصوص وثابت ہیں، کرسی پر نماز کے جواز کو رواج نہ دیں، کیوں کہ یہ طریقہ صحیح ثابت سنت کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ نماز کی اصلِ روح کمالِ تواضع وعاجزی کے مخالف ہے، نیز بہت سے اُن مفاسد اور خرابیوں کا داعی ہے، جن کی وجہ سے جماعت العلماء تامل ناڈو کے تقریبا ۳۵۰ علماء کرام نے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کو قطعاً ناجائز قرار دیا۔

اور جو حضرات مفتیانِ کرام حدیث وآثار اور مختلف فقہی عبارتوں کو بنیاد بنا کر، معقول اعذار کی صورت میں، کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت دے رہے ہیں، وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کو رکوع وسجود کے لیے اشارہ کا مامور کریں، اپنے سامنے میز یا ٹیبل پر سجدہ کا حکم دے کر اجتہاد در اجتہاد نہ کریں، کیوں کہ عبادات امرِ تعبدی ہیں، اور اُن میں اِس طرح قیاس واجتہاد کی گنجائش نہیں۔

تجزیہ وتجویز

۱- معذور ومریض حدیث پاک سے منصوص وثابت طریقہ پر ہی نماز ادا کرے، کرسی پر نہیں، کیوں کہ کرسی پر نماز صحیح ثابت سنت کے مخالف ہونے کے ساتھ ساتھ نماز کی روح کے منافی اور بہت سے مفاسد اور خرابیوں کا داعی ہے۔

۲- اگر کوئی مریض سجدہ پر قادر ہے، پورے قیام پر قادر نہیں، تو جتنی دیر قیام کرسکتا ہے، اُتنا قیام اُس پر فرض ہے، خواہ ایک آیت یا تکبیرِ تحریمہ کے بقدر ہی کیوں نہ ہو، اگر وہ شروع ہی سے زمین یا کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے، تو اُس کی نماز نہیں ہوگی۔ [درمختار مع شامیہ:۲/ ۲۶۷]

۳- اگر کوئی مریض کھڑے ہونے پر قادر ہے، رکوع سجدہ، یا صرف سجدہ پر قادر نہیں، تو اُس کے حق میں قیام ساقط ہے، اور اس کے لیے زمین پر بیٹھ کر رکوع و سجدہ کے لیے اشارہ کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔ [ایضاً:۲/ ۵۶۷]

۴- اگر کوئی مریض بعض مفتیانِ کرام کے فتاویٰ پر عمل کرتے ہوئے، بعض مخصوص صورتوں میں کرسی پر نماز پڑھتا ہے، تو وہ رکوع وسجود کے لیے اشارہ ہی کرے گا، اپنے سامنے میز یا ٹیبل رکھ کر اُس پر سجدے کا مکلّف وپابند نہ ہوگا۔

هذا ما ظهر لی

واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واحکم

کتبہ العبد: محمد جعفر ملی رحمانی......۳/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ

رسالہ ’’کرسی پر نماز کے جواز وعدم جواز‘‘ سے متعلق دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کے مفتیانِ کرام دامت برکاتہم کی رائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً، الجواب وباللہ التوفیق:

آپ کی ارسال کردہ تحریر بہ عنوان ’’کرسی پر نماز کے جواز وعدم جواز: ایک مطالعہ وتجزیہ‘‘ کا مطالعہ کیا، ماشاء اللہ بہترین تحریر ہے، آپ نے خوب محنت کی، جزاک اللہ خیراً، لیکن چوں کہ دورانِ تجزیہ دلائل کا مقارنہ نہیں کیا گیا اور جن تحریروں کا آپ نے حوالہ دیا، ان میں سے بعض تحریریں بھی ہمارے پاس نہیں ہیں، نیز اس میں کافی وقت درکار ہے، اس لیے تمام تحریروں اور آراء کا ہم موازنہ نہ کرسکے، باقی جہاں تک کرسی پر نماز کے جواز وعدم جواز کے حوالے سے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کی رائے کی بابت ہے تو دارالافتاء کا موقف ابھی تک وہی ہے جس کا آپ نے اپنی تحریر میں حوالہ دیا نیز دارالافتاء کا مفصل فتویٰ ’’چند اہم عصری مسائل‘‘ نامی کتاب میں طبع شدہ ہے، یہ موقف آپ کی تحریر کے آخر میں ذکر کردہ تجزیہ وتجویز کے تقریباً موافق ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کی عکسی تحریر